تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

ان الفضل بید اللّٰہ یؤتیہ من یشاء واللّٰہ واسع علیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

قیمت فی پرچہ ۱ر

THE ALFAZL QADIAN

اخبار الفضل

ہفتہ میں دو بار

قادیان دارالامان

ایڈیٹر :- غلام نبی ✣ انچارج - محفوظ الحق علمی

نمبر ۶۵	مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۲۴ء یوم سہ شنبہ	مطابق ۱۳ رجب ۱۳۴۲ ہجری	جلد ۱۱

مدینۃ المسیح

صحن مسجد اقصیٰ کا وہ حصہ جو ابھی غیر تعمیر شدہ تھا اسکی تعمیر ۱۲ فروری سے شروع ہوگئی ✣ جناب حافظ روشن علی صاحب ۱۴ فروری کو ینگ مسلم ایسوسی ایشن جموں کے جلسہ میں تشریف لے گئے + حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی ایام غیبت میں جناب مولانا مولوی شیر علی صاحب امیر جماعت و امام نماز ہیں۔ گزشتہ خطبہ جمعہ میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح کا مضمون "تائید دین کا وقت ہے" سنایا جس پر بہت سے احباب چندہ دینے والوں میں نام لکھا چکے ہیں ✣ جناب مفتی محمد صادق صاحب لاہور تشریف لے گئے ہیں اور سید محمد حسین شاہ صاحب معتمد انجمن اشاعت اسلام لاہور کی اطلاع کے مطابق ۲۴ فروری حبیبیہ ہال اسلامیہ کالج لاہور میں لیکچر دینگے ✣ ۱۵، ۱۶ فروری کو مسلم کلب بٹالہ کی ٹیم اور مدرسہ احمدیہ کی کرکٹ ٹیم میں قادیان سے میچ ہوا +

التجاء دعا - خاکسار نو دس روز سے بوجہ ضعف اور کثرت درد کمر

جلوہ جمال موعود

واہ وا کیا نصیب ہے اپنا — حق کا پیارا حبیب ہے اپنا
تھیں اسی کی بشارتیں مشہور — منتظر اسکے تھے سنین و دہور
مژدہ سب اہل دین نے پہنچایا — کہ حبیب خدا نے فرمایا

کیف انتم اذا نزل فیکم
ابن مریم اماکم منکم

جس کے سب منتظر تھے وہ آیا — دیں کو پھر آسمان سے لایا
لاکھوں مُردے جلا دئے جس نے — گل ہزاروں کھلائے جس نے
جس کی تعریف میں نبی نے کہا — سچ اگر پوچھئے سبھی نے کہا

کیف انتم اذا نزل فیکم
ابن مریم اماکم منکم

اس کی آمد عجیب آمد ہے — آج پھر جلوہ محمدؐ ہے
وہی نقشہ ہے اور وہی سماں — یہ تو لاریب ہے، وہی جاناں
سب کو مشتاق کر گئی تھی خبر — کہ یہ فرما گئے تھے خیر بشر

کیف انتم اذا نزل فیکم
ابن مریم اماکم منکم

بدھ - ہندو یہود عیسائی — اہل اسلام و پارسی بھائی
راہ تکتے تھے میرے پیارے کی — سب کو حاجت تھی اس سہارے کی
ہمہ تن شوق تھا ہر اک دانا — یاد تھا یہ نبی کا فرمانا

کیف انتم اذا نزل فیکم
ابن مریم اماکم منکم

بن کے مہمان تم میں آئیگا — پر وہ کھانا تمہیں کھلائیگا
دین برحق کو زندہ کردیگا — پاک دل میں سرور بھر دیگا
حکم فیلفر جوا بجا لاؤ — نغمہ عاشقانہ یوں گاؤ

کیف انتم اذا نزل فیکم
ابن مریم اماکم منکم

(علمی)

نامۂ امریکہ

عرصہ زیر رپورٹ میں ۲۱ اکیس زن و مرد مشرف بہ اسلام ہو کر داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔ اور تین غیر احمدی سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ نو مسلمین کے نام مختصر حسب ذیل ہیں (۱) الیاس (۲) بلال (۳) الیاس (۴) علم دین (۵) عبد المنان (۶) بلال (۷) فاطمہ (۸) بانو (۹) محمود (۱۰) عبد الحمید (۱۱) سعید (۱۲) منیر (۱۳) محمود (۱۴) بہرام (۱۵) بزرگ (۱۶) میمونہ (۱۷) مہدی (۱۸) داؤد (۱۹) شاکر (۲۰) لال دین (۲۱) وارث دین (۲۲) سکندر علی (۲۳) فرید۔

ذیل کے غیر احمدی اصحاب سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ ایم علی۔ شیخ اسمٰعیل۔ اے ملک محمد ڈل۔ یہ تینوں ویسٹ وسطی امریکہ کے سپینش علاقہ کے باشندہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اور ہمیں استقامت دے۔

ایک زمانہ تھا جبکہ اسلام اور مسلمانوں کا یہ ایک امتیازی نشان تھا کہ وہ ظاہری صفائی کے بہت بڑے پابند تھے۔ چنانچہ اسپین میں جب مسلمانوں کے خلاف عیسائیوں نے صلیبی جنگ شروع کی۔ تو ہندوؤں کی طرح انہوں نے بھی ایک چھوت جاری کی۔ یعنی عیسائی کا امتیازی نشان یہ تھا کہ وہ گندہ رہے۔ اور برسوں تک نہ نہائے۔ صفائی بت پرستی کی علامت سمجھی جانے لگی کیونکہ مسلمان صفائی کے پابند تھے۔ اس قسم کی گندگی کے آثار اب بھی بعض جگہ پائے جاتے ہیں۔ اگرچہ اب وہ مسلمانوں کی دشمنی کی وجہ سے نہیں۔ چنانچہ حال میں ہی ایک شخص نے اپنی بیوی سے طلاق حاصل کی۔ کیونکہ گیارہ سال اس عورت نے غسل نہیں کیا۔

کئی دن یہاں اعلانات اخباروں میں شائع ہوتے رہتے ہیں کہ چند بشپ ایک جگہ اکٹھے ہوئے۔ اور انہوں نے بلکہ اعلان شائع کیا کہ وہ بائبل کے الہامی ہونے کے قائل ہیں۔ اور مسیح کی پیدائش کے بن باپ ہونے کے قائل ہیں۔ اور ساتھ ہی ایک فتویٰ کفر بھی ان ملحدین پادریوں اور علماؤں کے شائع کر دیتے ہیں جو ان باتوں کے قائل نہیں۔ اور جن کی تعداد گو پہلے ہی بہت ہے۔ لیکن یہ دن بدن اور بھی بڑھ رہی ہے۔ آخر ان کو گھر بیٹھے کیوں پتھر پڑتے ہیں۔ کچھ تو ہے۔ جس کی یہ پردہ داری ہے۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ ان اعلانات کے ساتھ ایک ضمیمہ بھی لگا ہوتا ہے کہ فلاں فلاں بشپ صاحب کا استعفا منظور۔ استعفے تو دنیا میں دئے جاتے ہیں۔ اور منظور کئے جاتے ہیں۔ لیکن اس قسم کے اعلانات کفر کے ساتھ ان کا شائع ہونا صاف بتلا رہا ہے کہ نہ صرف ان کے استعفے ہی منظور کئے جاتے ہیں۔ بلکہ سابقہ خدمات اور آئندہ کے لئے کفر اور لعنت کے طوق بھی بطور تحفہ کے پیش کر دئے جاتے ہیں۔

تجربوں سے یہ بات متحقق ہو گئی ہے کہ پھول پھل اور ترکاریاں مصنوعی روشنی اور بجلی کی روشنی کے ذریعہ پیدا کی جا سکتی ہیں جیسا کہ انسان میں نمو کی طاقت اندھیرے میں اپنی اصلی حالت پر عود کرتی ہے۔ ایسی ہی یہاں بھی ترکاریوں اور پھولوں پر مصنوعی طور پر نیند وارد کر دی جاتی ہے۔ پھر تھوڑے سے وقفہ کے بعد وہ اصلی صحت کی حالت کی طرف عود کر آتے ہیں۔

فلپائن جزیرہ میں مسلمان بھی آباد ہیں۔ عیسائیوں کے جور اور قید سے تنگ آ کر کبھی کبھی وہ ہتھیار لیکر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ لیکن ع

توپوں میں نہیں چلتی ہے تلوار ابکی

آخر ہارے جاتے ہیں۔ حال ہی میں مشنری سکولوں میں ان کی نوجوان لڑکیوں سے بدسلوکی کی شکایت پیدا ہوئی۔ وہ ہتھیار لے کر کھڑے ہوئے۔ گورنر نے تحقیقات کی جس سے معلوم ہوا کہ انکی بغاوت کی جڑ میں عیسائی مشنریوں کی مہربانی ہے اسلئے فی الحال ابھی ان کے خلاف فوج کشی ملتوی کر دی گئی ہے۔ کیونکہ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر اہل امریکہ نے فلپائن خالی کر دیا تو وہ کسی صورت میں دوسرے عیسائیوں اور مشنریوں کے نرغہ میں نہیں رہ سکتے۔ کیونکہ آخر امریکن گورنمنٹ کے پاس وہ اپنی شکایات پیش کر سکتے ہیں۔

خاکسار محمد دین

اخبار احمدیہ

پادریوں کا فرار

یکم فروری ۱۹۲۴ء کو گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں مسیحیوں کا ایک بڑا تبلیغی جلسہ تھا۔ بحث کیلئے منجانب مسیحی صاحبان چیلنج دیا گیا۔ بحکم حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ قادیان سے جناب شیخ عبد الرحمن صاحب مصری اور خاکسار ۷ر فروری کو گھٹیالیاں پہنچ گئے۔ مباحثہ کے لئے متانت سے خط و کتابت کی گئی۔ لیکن باوجود خود چیلنج دینے کے مسیحی صاحبان فرار کر گئے۔ پادری عبد الحق صاحب لدھانوی نے تو گفتگو کرنے کی جرأت بھی نہ کی۔ سید نذیر حسین صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ کی چٹھی کے جواب میں صدر جلسہ جناب ریورنڈ ای دی کلیمنٹ صاحب نے لکھا کہ "ہم مباحثہ کی کوئی خواہش نہیں رکھتے۔ مقامی مسیحی اس مباحثہ کے لئے خواہشمند تھے۔ ہمارا تجربہ ہے کہ مباحثات بے فائدہ ہوتے ہیں۔ اور صرف وقت کو ضائع کرتے ہیں"۔

اگرچہ مطبوعہ پروگرام دکھایا گیا۔ جس میں چیلنج موجود تھا مگر پادری صاحبان نے اس پیالہ کو ٹال دیا ؎

بہت زوروں میں آئے تھے لئے دارا کی لشکر کو
نہ جانا تھا سکندر کے سپہ سالار بیٹھے ہیں

دہلی میں مباحثہ

عبد الحکیم صاحب احمدی سکرٹری تبلیغ کمیٹی دہلی سے اطلاع دیتے ہیں کہ ۱۱ر فروری کو آریہ سماج کے جلسہ پر ڈیڑھ گھنٹہ مسئلہ تناسخ پر مباحثہ ہوا۔ ہماری طرف سے جناب مولانا عمر الدین صاحب مناظر تھے۔ پنڈت صاحب سے ان مطالبات کے بالکل جواب نہ بن پڑے جو ہمارے فاضل مقرر نے پیش کئے۔

کامل پور میں لیکچر

جناب حکیم محمد بخش صاحب امیر جماعت کامل پور اطلاع دیتے ہیں کہ ۷ر فروری کو کامل پور ٹاؤن ہال بازار میں مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل کا فاضلانہ لیکچر "اسلام اور دیگر مذاہب" پر ہوا۔ غیر احمدی صاحبان نے بھی پسند کیا اور مزید لیکچروں کی خواہش ظاہر کی۔

درخواست دعا

جناب پیر برکت علی صاحب برادر حضرت مولانا حافظ روشن علی صاحب۔ مجوب الرحمن صاحب بنگالی برادر مولانا ظل الرحمن صاحب۔ حافظ رجب علی صاحب بہت

الفضل
بسم اللہ الرحمن الرحیم
یوم سہ شنبہ - قادیان دارالامان - ۱۵ر فروری ۱۹۲۴ء

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم ——— نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

تائید دین کا وقت ہے

تمام احباب اور مخلصین جماعت کو اس امر کا علم ہے۔ کہ ملکانہ قوم کی اصلاح اور اسلام کی طرف واپس لانے کے لئے ایک سال کے قریب سے ایک زبردست جدو جہد ہو رہی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے دوسری تمام جماعتوں کی نسبت ہمیں زیادہ کامیابی ہوئی ہے۔ اور ہو رہی ہے۔ سینکڑوں دوست ہماری جماعت کے ان علاقوں میں تین تین ماہ کے لئے کام کر چکے ہیں اور سینکڑوں جانے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ ان سہ ماہی وار جانیوالوں کے علاوہ ایک مستقل عملہ اس علاقہ میں رکھنا پڑتا ہے۔ جو کام کو ایک طرز پر جاری رکھ سکے۔ اور نئے آنے والوں کو پچھلوں کے کام اور ان کے علم سے واقف رکھ سکے اور ان کے کام کی نگرانی بھی کر سکے۔ اور یہ عملہ نگرانی و دیگر اخراجات تعلیم وغیرہ ایک کثیر رقم کا خرچ چاہتے ہیں۔ اس وقت تک تیس ہزار روپیہ سے زیادہ اس مد میں سو سو روپیہ دینے والے دوستوں کی ہمت سے جمع ہو چکا ہے اور اس کا اکثر حصہ خرچ ہو چکا ہے۔ بہت ہی قلیل رقم باقی ہے۔ اور اب اخراجات کی تنگی کا سخت خوف ہے۔ حتیٰ کہ ڈر ہے۔ کہ کام کو نقصان نہ پہنچے۔

احباب کو جلسہ سالانہ پر معلوم ہو چکا ہے کہ ہم صرف ملکانہ قوم میں ہی تبلیغ نہیں کر رہے۔ بلکہ اسی ضمن میں بعض ہندو اقوام میں بھی زور سے تبلیغ جاری ہے۔ اور ان میں اس تحریک کو کامیابی بھی حاصل ہو رہی ہے۔ ملک کے مختلف حصص میں بعض اقوام اہل ہنود اسلام لانے کے لئے تیار ہیں۔ اور بعض قومیں اسلام کو قبول کرنے بھی لگ پڑی ہیں۔ جنمیں سے بعض کا حال تو احباب کو معلوم ہو رہا ہے۔ اور بعض کا حال ابھی مصلحتاً عام طور پر شائع نہیں کیا جاتا۔ اور یہ تبلیغ بھی بہت سے خرچ چاہتی ہے۔

میں نے اسوقت تک ان تبلیغی کوششوں میں حصہ لینے والے احباب کے لئے یہ شرط رکھی تھی۔ کہ وہ کم سے کم سو روپیہ دیں۔ تب اس فنڈ میں شامل ہو سکتے ہیں۔ اور اس وقت تک ایسے ہی لوگ اس میں چندہ دیتے رہے ہیں۔ جو سو روپیہ دے سکتے تھے مگر چونکہ ایسے لوگ کم ہوتے ہیں۔ اب اس فنڈ کی آمد بہت محدود ہوتی جا رہی ہے اور ضرورت ہے کہ اب اس دروازہ کو اور وسیع کر دیا جائے۔

ہماری جماعت کے احباب کے دلوں میں جو اخلاص اللہ تعالیٰ نے کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے۔ اس کو دیکھتے ہوئے اس امر کا اندازہ کرنا کچھ مشکل نہیں کہ اس سو روپیہ کی شرط کی وجہ سے ہزاروں مخلصین کے دل زخمی تھے۔ اور ان کے جوش اندر ہی اندر اٹھ اٹھ کر رہ جاتے تھے۔ کیونکہ گو ان کے دل وسیع تھے۔ لیکن ان کی جیبوں میں روپیہ نہ تھا۔ اسلئے وہ اس شرط کو پورا نہیں کر سکتے تھے۔ میں جانتا ہوں کہ اگر یہ سو روپیہ کی شرط نہ ہوتی یا ان کے پاس روپیہ ہوتا۔ تو ہزاروں مخلص ہماری جماعت کے ایسے ہیں۔ جو چندہ دینے والوں کی صف اول میں کھڑے ہوتے۔ اور کبھی بھی دوسروں سے پیچھے رہنے کو گوارا نہ کرتے۔ مگر اللہ تعالیٰ انکی مجبوریوں کو دیکھتا ہے۔ اور ہر ایک شخص جس کا دل چاہتا تھا نہیں بلکہ اپنی مجبوری کو دیکھ کر اندر ہی خون ہو رہا تھا۔ لیکن صرف مجبوری کی وجہ سے اب تک اس تحریک

میں حصہ نہیں لے سکا۔ وہ خدا کے حضور میں ویسا ہی ہے۔ جیسا کہ وہ جس نے بوجہ مقدرت ہونے کے سو روپیہ دینے والوں کی جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ اللہ تعالیٰ کے خزانہ میں ثواب اور مدارج کی کمی نہیں۔ وہ ان مخلص کو جنہوں نے اپنی مقدرت سے زیادہ اُٹھایا۔ اور دین کی خدمت کی۔ ان کے کام کا پورا بدلہ دیگا۔ اور ان کو بھی جن کے دل چاہتے تھے۔ لیکن عدم استطاعت کی بیڑیاں ان کے پاؤں میں تھیں۔ انہی کے سے بدلہ دیگا۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ہماری جماعت کے سو روپیہ دینے والے دوست اپنے بھائیوں کے اس مفت کے ثواب پر چڑینگے نہیں۔ بلکہ خوش ہونگے۔ اور میں اپنی طرف سے تو کہتا ہوں کہ ایسے دوست جتنے بھی زیادہ ہوں۔ ان کا خیال اور قیاس میرے دل کو خوشی سے بھر دیتا ہے ؀

مگر اللہ تعالیٰ ان دوستوں کو صرف ثواب سے ہی حصہ دینا نہیں چاہتا بلکہ وہ ان کے دل کی حسرت کو بھی دُور کرنا چاہتا اور اس کی جگہ خوشی کی لہر پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اور شاید یہی وجہ ہے کہ ملکانہ تحریک اس قدر لمبی ہو گئی ہے کہ اب ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ کہ تمام جماعت کو اس میں حصہ لینے کا موقع دیا جائے اور تمام بھائیوں کو اس خدمت میں شریک کر لیا جائے۔ اور اگر میں احمدیوں کے دلی خیالات پڑھنے میں غلطی نہیں کرتا۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ میں اس اعلان کے ذریعہ سے ان کو ایک بہت بڑی خوشی خبری سُنا رہا ہوں۔ جس کے لئے وہ مدت سے چشم براہ تھے ؀

علاوہ ملکانہ تحریک اور ہندوؤں میں تبلیغ کی تحریک کے جرمن مشن۔ بخارا مشن اچھوت قوموں میں تبلیغ اور ان کی تعلیم کے اخراجات ایسے ہیں جو معمولی چندوں سے پورے نہیں ہو سکتے۔ اور ان کے لئے بھی خاص چندہ کی ضرورت ہے۔ اسی طرح اس سال جلسہ گاہ کی تیاری۔ مہمان خانہ کی وسعت اور افریقہ کی جماعت کو جو اب بیس ہزار کے قریب پہنچ گئی ہے۔ تین ہزار کے قریب روپیہ بطور امداد دینا ضروری ہے۔ تاکہ وہ ایک سکول اور لیکچر گاہ تیار کریں۔ ایک قیمتی زمین سرکار کی طرف سے مفت ملی ہے۔ اور بہت سا روپیہ وہ خود جمع کرینگے۔ تالیف قلب کے لئے اور ہندوستانی بھائیوں کی ہمدردی کے اظہار اور تعلقات کی مضبوطی کے لئے ان کو تین ہزار روپیہ مرکز کی طرف سے دیا جائیگا مولوی عبید اللہ صاحب مرحوم کے پس ماندگان کی واپسی کا سوال بھی در پیش ہے

ان تمام ضرورتوں کے لئے چالیس ہزار کے قریب علاوہ ماہواری چندوں کے ضرورت ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ ہماری جماعت کے مخلصین اس رقم کو بہ آسانی پورا کر سکتے ہیں ؀

میں جانتا ہوں کہ ہماری جماعت غریب ہے۔ لیکن مال خرچ کرنے میں آسانی مال کی زیادتی سے نہیں ہوتی۔ بلکہ دل کی وسعت سے ہوتی ہے اور یہ وسعت خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کو حاصل ہے ؀

چونکہ میرا دل چاہتا ہے کہ تمام احباب اس تحریک میں یکساں حصہ لیں۔ اسلئے میں نے اس رقم کے جمع کرنے کے لئے ایک تجویز کی ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اس تجویز پر عمل کر کے ہماری جماعت کے دوست اس رقم کو بہت جلد پورا کر سکتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے **کہ تمام احمدی علاوہ ماہوار چندوں کے اپنی ماہوار آمد کا ایک تہائی حصہ اس سال ان ضروریات کو پورا کرنے کے لئے بیکمشت دیدیں**۔ ان علاقوں میں جو مربعہ جات ہیں۔ یہ انتظام کیا جائے کہ ہر زمیندار علاوہ اپنے مقررہ چندہ کے فی مربعہ پچیس روپیہ اس تحریک میں دے۔ اور کل زمیندار اپنے حصہ کی رقم کو دو فصلوں میں بھی ادا کر سکتے ہیں۔ جو لوگ ماہوار آمدنی رکھتے ہیں۔ وہ بھی ایک مہینہ سے لیکر تین مہینے تک اپنے حصہ کی رقم پوری کر سکتے ہیں۔

جو لوگ سو روپیہ پہلے دے چکے ہیں۔ میں ان کو بھی اس تحریک سے مستثنےٰ نہیں کرتا۔ کیونکہ اول تو اس تحریک میں علاوہ ملکانہ فنڈ کے اور تحریکیں بھی شامل ہیں۔ اور دوسرے جن کو خدا نے زیادہ وسعت دی ہو۔ ان پر حق ہے۔ کہ کسی موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہ دیں ؀

میں اُمید کرتا ہوں۔ کہ تمام جماعتوں کے امیر اور سکرٹری اس تحریک کے پہنچتے ہی اپنے علاقہ کے احمدیوں سے پوری طرح اس تحریک میں حصہ لینے کی تحریک کرینگے۔ اور اس امر کو دیکھیں گے۔ کہ کوئی احمدی اس تحریک سے باہر نہیں رہتا۔ کیونکہ یہ رقم تبھی پوری ہو سکیگی۔ جب کہ پوری طرح اس تجویز پر عمل جائے۔ اور چاہیئے کہ سوائے زمینداروں کے جن کے لئے فصلوں کا انتظار کیا جا سکتا ہے۔ باقی سب دوست تین ماہ کے اندر اس تحریک کے مطابق اپنے حصہ کو ادا کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔ اور ان مشکلات کے دُور کرنے میں حصہ لیں۔ جو دوسری صورت میں پیدا ہو سکتی ہیں ؀

اے عزیزو! ایسا نہ ہو کہ تم میں سے کوئی کہہ بیٹھے کہ چندہ! چندہ!! ہر وقت چندہ ہم کہاں تک چندے دیتے جائیں۔ کیونکہ یہ چندہ میں اپنے نفس کیلئے تم سے نہیں مانگتا۔ بلکہ میں یہ چندہ خود تمہارے لئے ہی مانگتا ہوں تاکہ یہ رقم تمہارے لئے خدا کے خزانہ میں جمع رہے اور بڑھے اور پُھلے اور تمہاری اس زندگی میں کام آئے جو ختم ہونیوالی نہیں۔ اور جس زندگی میں کہ صرف اسی دنیا کے اعمال اور اسی دنیا میں جمع کیا ہوا روپیہ کام آتا ہے۔ دشمن اعتراض کیا کرتے ہیں کہ مسیح موعود علیہ السلام نے لوگوں سے روپیہ بٹورنے کے لئے یہ سب انتظام کیا ہے اور یہ کہ انہوں نے اپنی اولاد کیلئے ایک جائداد چھوڑی ہے مگر آپ لوگ جانتے ہیں کہ نہ مسیح موعود کسی کے روپیہ کے محتاج تھے۔ اور نہ سلسلہ کے اموال آپ کے خلفاء کی یا آپ کی اولاد کی جائداد بنے۔ وہ خدا کے لئے جمع کئے جاتے ہیں۔ اور خدا کیلئے خرچ ہوتے ہیں۔ کون ہے جو کہہ سکے کہ میں نے کبھی ایک پیسہ بھی اپنے لئے اس سے طلب کیا یا یہ کہ سلسلہ کے اموال میں سے ایک حبہ بھی کبھی میں نے اپنا قرار دیا۔ اور اسے اپنے پر خرچ کیا۔

میں تو اس قدر محتاط ہوں۔ کہ بعض لوگ اگر مجھ سے دریافت کریں۔ کہ ہم آپ کے لئے کوئی تحفہ بھیجنا چاہتے ہیں۔ کیا چیز بھیجیں۔ تو میں ان کو یا جواب ہی نہیں دیتا یا یہ لکھدیتا ہوں۔ کہ میں پیدائش سے لے کر آج تک سوال کرنے سے بچا رہا ہوں۔ اور اب بھی سوال کیلئے خدا کے فضل سے تیار نہیں ہوں۔ میں جانتا ہوں۔ کہ جماعت کے مخلصین کو اور بھی زیادہ ہی میری اس تحریر کو پڑھ کر صدمہ اور افسوس ہوگا۔ کیونکہ گو میں ان سے کچھ طلب نہیں کرتا۔ اور ان کے مال انہیں کے فائدے کے لئے خرچ کرتا ہوں۔ مگر وہ اپنے اخلاص کی وجہ سے اپنے اقرار بیعت کو مدنظر رکھکر اپنی ہر ایک چیز میری ہی سمجھتے ہیں۔ لیکن ہر جماعت میں ایک حصہ کمزور لوگوں کا بھی ہوتا ہے۔ جو شیطانی تحریکوں کو قبول کرنے کے لئے تیار رہتا ہے۔ پس ان لوگوں کے دلوں کے وسوسوں کا دور کرنا بھی میرا فرض ہے۔ اور انہی کو مدنظر رکھ کر میں نے یہ باتیں لکھی ہیں۔

اے عزیزو۔ فتح کا زمانہ آگیا۔ کامیابی دروازے پر ہے۔ خوشی کی گھڑیاں ناچتی ہوئی چلی آتی ہیں۔ اور تمہارے قدموں کے چومنے کی مشتاق ہیں۔ وہ دن قریب ہیں۔ جب فوج در فوج لوگ اسلام اور احمدیت کو قبول کریں۔ پس اس زمانہ کی مناسبت سے ان کی قربانیوں کو بھی بڑھا دو۔ کہ لوگ روزمرہ کی نسبت شادیوں کے موقع پر زیادہ خرچ کرتے ہیں۔ اب تک تمہاری قربانیاں ایسی تھیں۔ جیسے کہ انسان روزمرہ کے خرچ برداشت کرتا ہے۔ اب عید کا دن آنے والا ہے۔ اس کا باریک ہلال مجھے نظر آرہا ہے۔ اے کاش ہم جس طرح رمضان میں ثابت قدم رہے ہے۔ اس سے بڑھ کر عید کے دن ہمیں صراط مستقیم پر رہنے کی توفیق ملے ہم مسلمان ہیں۔ اور ہمارے دن چاند کے حساب پر ہیں پس دن خواہ عید کا ہی ہو۔ اس سے پہلے رات آنی ضروری ہے۔ میں نے کہا ہے۔ کہ عید کا چاند نظر آرہا ہے۔ مگر اے عزیزو پیشتر اس کے کہ دن چڑھے۔ عید کی رات کا ختم ہونا ضروری ہے۔ پس دعا کرو۔ کہ اس رات کے بعد دن کا دیکھنا ہمیں نصیب ہو اور یہ رات ہمارے لئے بابرکت ثابت ہو۔ یہ فتح کی ابتدائی گھڑیاں سخت قربانی کی گھڑیاں ہونگی۔ مگر یہ رات ایک خالص خوشی کا دن چڑھائے گی۔ اور یہ اندھیرا ایک روشن سورج پیدا کریگا۔ اور ہر ایک جو اسلام کی عظمت کا خیال لے کر اس رات میں لیٹے گا۔ وہ اسلام کی فتح کا جھنڈا لے کر دن کو کھڑا ہوگا۔ مبارک وہ جو آخر تک مستقل رہیں۔ اور کامیابی کا منہ دیکھیں۔ اور خدا کرے۔ کہ سب احمدی ایسے ہی ثابت ہوں۔ و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔

خاکسار

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی

میدان ارتداد

ڈاکٹر نور الدین صاحب کی رپورٹ مفصل مشتمل بر حالات اشدھی موضع منگھول پہنچی ہے۔ احمدی مبلغین بسرکردگی انسپکٹر صاحب حلقہ موقعہ پر پہونچے۔ اور بفضل خدا ۱۶ اشخاص ان کی سعی سے ارتداد سے بچ گئے۔ مرتدین کی تعداد گیارہ کس ہے۔ جن میں ملائیم کی بیوی کو جو سادھن کی ہے۔ زبردستی مارنے کی دھمکی دیکر اشدھ کیا گیا۔ ہندو ٹھاکروں نے باوجود اشدھ ہونیوالے کے سخت مطالبہ کے ان کے ساتھ کھان پان نہیں کیا۔ بلکہ موضع کی چھوٹی ذاتوں نے مثلاً کاچھی اور ناتی نے ہمارے مبلغ سے ذکر کیا۔ کہ اب ہمارا ان سے برتاؤ ٹوٹ گیا۔ پنڈت سوئے تعلق نے اونچی تقریر حضرت ابراہیم اور حضرت لوط کے متعلق محض دل دکھلانے کیلئے دریدہ دہنی کی جس کی طرف انسپکٹر پولیس کی توجہ مبذول کی گئی۔ انہوں نے نوٹ کیا اور تقریر بند کرادی گئی۔ جواب میں ہمارے مبلغ نے تقریر کرنی چاہی۔ مگر وقت نہ دیا گیا۔ بلکہ پنچایت سے نکال دیا گیا۔

سب سے بڑی نیکی

بکو تیار ہے جو انسان نابدیں قوت نشو و پیدا

میرے دوستو۔ تم اگر آخرین منہم کے مصداق بننا چاہتے ہو۔ تو تبلیغ کے واسطے اپنی زندگیاں وقف کردو۔ دین سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ۔ یہ مال و اولاد محض زینۃ الحیاۃ الدنیا ہے۔ اور دنیا چند روزہ ہے۔ مگر باقیات الصالحات ایک ایسی نعمت عظمٰی ہے۔ جو کبھی برباد نہیں ہوتی۔ اور ابدی زندگی انسان کو عطا کرتی ہے ؎

حاتم کی داستانوں میں اب تک ہے یہ ذکر
وہ کام کر کہ زاموروں میں نشاں رہے

جو لوگ خدا کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنا چاہیں ان کو میں چند دستکاریاں سکھانے کے واسطے طیار ہوں۔ جس کے ذریعہ وہ اپنی معاش جائز طریقہ سے پیدا کرسکیں۔ اور جو چیز طیار کرینگے۔ چل پھر کر فروخت کرسکیں گے۔ مثلاً انگریزی اور دیسی صابون جو رات کو بنا کر دنمیں چل پھر کر فروخت بھی کرسکیں گے۔ اور اسی دوران میں وہ تبلیغ بھی کریں۔ اسمیں ڈیڑھ گنا منافع ہے یعنی ایک روپیہ لگا کر ڈیڑھ روپیہ میں مال فروخت کرسکینگے انگریزی صابون کی ٹکیہ بنانیکا آلہ بھی انکو مفت نذر کروں گا۔ اور دیسی صابون بنانیکے واسطے برتن اسی طرح انگریزی روشنائی بعض خشک پوڈر۔ سرخ نیز بلو بلیک ان پڑیوں کو اسکولوں اور دفتروں میں فروخت کرسکیں گے۔ اور اس میں ایک روپیہ لگا کر دو روپیہ کا مال بنا سکینگے۔ اسی طرح طلسمی پریس بنانا جس سے ہر زبان آسانی سے چھاپی جاسکتی ہے۔

پس جو اصحاب اس غرض کے واسطے اپنی زندگیاں وقف کرنی چاہیں۔ اپنے مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارشی چٹھی مجھے تحریر کرادیں۔ انشاء اللہ بذریعہ تحریر ان کو سکھا دوں گا۔

وما توفیقی الا باللہ

نیازمند

سید ابوالبرکات محقق دہلوی کوچہ پنڈت دہلی

مکتوبات امام

(مرسلہ مولوی رحیم بخش صاحب۔ ایم۔ اے [illegible])

(۱) پہلا سوال آپ کا یہ ہے۔ کہ کیا قرآن کریم سے پانچوں نمازیں ثابت ہوتی ہیں۔ تو کس آیت سے۔ اور اس سے یہ استنباط ہوتا ہے۔ کہ اگر ثابت نہیں ہوتیں۔ تو پھر پانچ کیوں پڑھی جاتی ہیں۔

یہ سوال درحقیقت قلت تدبر سے اور مذہب کی حقیقت اور غرض کے نہ سمجھنے سے پیدا ہوا ہے۔ درحقیقت یہ وہی سوال ہے۔ جو کہ اہل قرآن کہلانے والے لوگ ہمیشہ پیش کیا کرتے ہیں۔ درحقیقت اس مسئلہ میں ٹھوکر کھانے کا باعث مفصلہ ذیل ہیں:۔

اولؔ۔ اس امر کو نہیں سمجھا گیا۔ کہ کامل کتاب کے کیا معنی ہوتے ہیں۔

دوم۔ اس امر کو نہیں سمجھا گیا۔ کہ رسول کی آمد کی غرض کیا ہوتی ہے۔ اور اس غرض کے پورا کرنے کے لئے کون سے اسباب کا پیدا کرنا ضروری ہے۔ ان دو سوالوں کے نہ سمجھنے کی وجہ سے یہ تمام دھوکہ پیدا ہوتا ہے۔

سوال اول کہ کسی کتاب کو کامل کس صورت میں کہہ سکتے ہیں۔ اس کے متعلق بعض لوگوں کو یہ دھوکا لگا ہے۔ کہ کامل کتاب کے لئے یہ شرط ہے۔ کہ ہر چیز اس کے اندر پائی جائے۔ حالانکہ یہ درست نہیں۔ کامل کتاب کے یہ معنی نہیں ہیں۔ کہ ہر مسئلہ دینیہ کی جڑ اور اصل اس کے اندر پایا جائے۔ اور ہر قسم کی تفصیل اور تشریح کا اس کے اندر پایا جانا ضروری نہیں ہوتا۔ اگر کامل کتاب کے یہ معنی لئے جائیں۔ کہ اس کے اندر ہر قسم کی بات جس سے اس کے مطالب کا سمجھنا ضروری ہو پائی جانی چاہیئے۔ تو پھر قرآن کریم کے کامل ہونے کے معنی یہ ہونے چاہیئے۔ کہ لغت کی کتاب بھی اس کے ساتھ شامل ہونی چاہیئے۔ مثلاً الحمد للہ کے معنی یہ کیوں کئے جاتے ہیں۔ کہ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ اس کے یہ کیوں نہیں معنی کئے جاتے۔ کہ خدا سب کی جان نکالتا ہے۔ اس کا یہی جواب دیا جائے گا۔ کہ لغت میں حمد کے معنی تعریف کے لکھے ہیں۔ جان نکالنے کے نہیں۔ تو سوال یہ ہے۔ کہ حمد کے معنی کرنے کیلئے جو اس آیت میں ہے۔ جس کے بغیر قرآن شریف کی سمجھ ہی نہیں آ سکتی۔ ہمیں لغت کی ضرورت ہوئی یا نہ ہوئی۔ اگر قرآن کریم کے معنی سمجھنے کے لئے لغت کی ضرورت پیش آ جائے۔ تو قرآن کریم کے کمال میں فرق نہیں آتا۔ تو اگر خدا کے رسولوں کی طرف بعض باتوں میں جانا پڑے۔ تو انہوں نے کیا قصور کیا ہے۔ کہ اس کے کمال میں فرق آ جاتا ہے۔ قرآن کریم سے تو ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض باتوں کے لئے ہم کو کافروں کی طرف جانا پڑتا ہے۔ قرآن کریم میں حج کے متعلق فرمایا ہے۔ ثم افیضوا حیث افاض الناس حج میں جا کر وہاں سے لوٹو۔ جہاں سے لوگ لوٹا کرتے ہیں۔ قرآن کریم نے سیدھا یہ کیوں نہ کہدیا کہ عرفات سے لوٹو۔ ہمیں ابو جہل اور اس کے بھائیوں کا محتاج کیوں بنایا۔ کہ جہاں سے مکہ والے لوٹتے ہیں۔ وہاں سے لوٹا کرو۔ اگر حج کا مسئلہ سمجھنے کیلئے ہم کو عرب والوں سے پوچھنے میں کوئی ہرج پیش نہیں آتا۔ کہ تم لوگ کہاں سے لوٹا کرتے ہو۔ تو اگر نماز کے مسئلہ کی تشریح کے لئے ہمیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھنا پڑے۔ تو اس میں کونسی ہتک ہو گئی۔ قرآن کریم میں اصول دین بیان فرما گئے ہیں۔ اور اس کی تشریح اور تفصیل کو رسول کریم کے اوپر وحی خفی کے ذریعہ سے یا وحی غیر متلو کے ذریعہ سے ظاہر کیا ہے۔ جب ہم رسول کریم صلعم کے ذریعہ سے اس تشریح کو سن لیتے ہیں۔ تو وہ مسئلہ اپنی تفصیلی صورت میں ہمارے سامنے آ جاتا ہے۔ قرآن کریم میں آیا ہے۔ کہ یقیمون الصلوٰۃ اقیموا الصلوٰۃ۔ تم نماز پڑھو۔ یہ قرآن کریم نے نہیں بتایا۔ کہ نماز کس طرح پڑھو۔ اس معاملہ میں تفصیلی نماز جو تھی۔ وہ محمد رسول اللہ کے سپرد کی۔ کہ وہ بیان فرمائیں۔ بعض لوگ کہدیا کرتے ہیں۔ کہ نہیں نماز کی تفصیل قرآن میں موجود ہے۔ اور قرآن کریم کے بعض الفاظ سے جہاں سجدہ۔ رکوع وغیرہ کا ذکر آتا ہے۔ استدلال کرتے ہیں۔ کہ ان میں نماز کا ذکر ہے۔ حالانکہ قرآن میں اس طرح سارے کے سارے اس ترتیب کے ساتھ اکٹھے کہیں بھی بیان نہیں۔ اور پھر اگر ان ارکان کا متفرق ذکر ہے۔ تو یہ کہیں بھی ذکر نہیں۔ کہ یہ فرض نماز کا جزو ہے اگر اس طرح رکوع اور سجدہ کے ذکر سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے۔ کہ یہ نماز ہے۔ اور نماز کی تشریح قرآن میں آ گئی ہے۔ تو قرآن کریم میں تو یہ بھی ذکر ہے کہ مومن اپنے پہلو پر ذکر کرتے ہیں۔ تو نماز میں ایک شاخ پہلو کی بھی نکالنی چاہیئے۔ اگر سجدہ کے ذکر سے یہ نکال لیا جا سکتا ہے۔ کہ یہی تشریح قرآن میں بیان کی گئی ہے۔ تو علے جنوبھم کے لفظ سے یہ بھی نتیجہ نکالا جا سکتا ہے۔ کہ سارے پہلو کے بل لیٹ جائیں۔ اور خدا کا ذکر کیا کریں۔ مگر اہل قرآن ہم نے کبھی نہیں دیکھا۔ کہ پہلو کے بل لیٹ کر نماز پڑھتے ہوں۔ کیا اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا۔ کہ وہ جو رکوع اور سجود کو قرآن کا رکن بناتے ہیں۔ تو محض ہم لوگوں کی نماز کی نقل سے۔ ورنہ اگر یہ نماز نہ ہوتی۔ تو وہ یہ نتیجہ کبھی نہ نکال سکتے۔ حکم تو وہ ہوتا ہے۔ جو بغیر نمونہ دیکھنے کے بھی سمجھ میں آ جائے۔ مکمل تو ہم تب سمجھتے۔ پہلے وہ ہماری نماز دیکھ لیتے ہیں۔ پھر اس کے ٹکڑوں کو قرآن سے نکالنے بیٹھتے ہیں۔ بات تو تب ہے۔ کہ بغیر اس نماز کے دیکھنے کے ان ٹکڑوں سے کوئی نماز بنا دیوے۔ یہ کوئی نہیں کر سکتا۔ نماز تکمیل صرف سنت سے ہی معلوم ہوتی ہے۔ اگر کوئی کہے۔ تو پھر قرآن نامکمل ہوا۔ تو ہمارا یہ جواب ہے۔ کہ قرآن نامکمل نہیں۔ قرآن مکمل ہے۔ اور اسمیں ہر ایک بات موجود ہے۔ بلکہ قرآن نے یہ فرما دیا۔ قد کان فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔ تو قرآن نے ساری رسول کی بتائی ہوئی باتوں کو قرآن میں شامل کر لیا۔ جب قرآن کریم نے یہ فرمایا۔ کہ جہاں سے کافر لوٹتے ہیں۔ وہاں سے تم بھی حج میں لوٹا کرو۔ اور باوجود اس کے کہ اتنا حصہ مسئلہ کا ہمیں کافروں سے پوچھنا پڑا۔ لیکن سکھلانے والے کافر نہیں ہوئے۔ بلکہ قرآن ہوا۔

اسی طرح جب قرآن کریم پر بیان فرما دیا کہ محمد رسول اللہ صلعم کو شارع شرح مقرر کردیا ہے۔ اس کے عمل کو دیکھ لو۔ یہی ہمارا منشاء ہے تو محمد رسول اللہ صلعم کی بتائی ہوئی نمازیں قرآن کی ہی بتائی ہوئی نمازیں ہوئیں۔ قرآن ہی نے ہمیں ان کی طرف بھیجا ہے ہم اپنی مرضی سے ان کی طرف نہیں گئے۔ اگر قرآن یہ نہ کہتا کہ محمد رسول اللہ صلعم کا عمل ہی خدا کا منشاء ہے۔ تو ہم کبھی محمد رسول اللہ صلعم کے عمل کی طرف نہ دیکھتے۔ پس پانچوں نمازیں قرآن میں ہیں بھی۔ اور نہیں بھی۔ ہیں تو اس طرح کہ قرآن کریم نے نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ اور پھر کہدیا۔ کہ تفصیل جا کے رسول اللہ صلعم کے عمل میں دیکھ لو۔ اور نہیں اس طرح کہ جس ترتیب اور جس طریق پر نمازیں ہم لوگ پڑھتے ہیں۔ اس ترتیب اور تفصیل کے ساتھ تفصیلاً کہیں قرآن میں نہیں بیان کی گئیں۔ مگر باوجود اسکے جیسا کہ میں بتا چکا ہوں۔ قرآن کریم ایک مکمل کتاب ہے۔ میں ابھی لاہور گیا تھا۔ میرے پاس دو اہل قرآن آئے۔ اور انہوں نے مجھ سے یہی سوال کیا تھا۔ کہ قرآن کریم میں نمازیں موجود ہیں۔ میں نے یہی جواب دیا کہ ہاں جب قرآن نے یہ کہا کہ محمد رسول اللہ نمونہ ہیں۔ تو موجود ہو گئیں۔ مگر وہ بیچارے کچھ جاہل سے آدمی تھے۔ وہ میرے اس جواب کو سن کے کہنے لگے۔ کہ ہمیں یہ بتاؤ کہ رسول اللہ صلعم کا عمل قرآن میں ہے۔ اب یہ ایسا بے وقوفی کا سوال تھا کہ مجھے کہنا پڑا کہ محمد رسول اللہ صلعم کا عمل قرآن میں نہیں۔ قرآن تو قول ہے۔ عمل کہاں سے آسکتا ہے۔ اس کے اوپر انہوں نے ایک فخریہ اشتہار چھاپا ہے۔ اور میری طرف یہ منسوب کر کے لکھا ہے۔ کہ انہوں نے ہمیں کہا کہ رسول اللہ صلعم کا عمل قرآن پر نہیں تھا۔ حالانکہ یہ پر کا لفظ کسی اردو دان نے پیچھے سمجھایا ہے۔ انہوں نے اس وقت قرآن میں کہا تھا۔ سید عبد القادر صاحب ایم اے پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور بھی پاس بیٹھے تھے۔ اور ان لوگوں کی گفتگو پر حیران ہو رہے تھے۔ یہ درحقیقت ایک لفظی دھوکہ ہے۔ جو یہ لوگ دیتے ہیں۔ ورنہ کمال کتاب کے لئے یہ بات ضروری نہیں۔

دوسرا سوال جس کے حل کئے بغیر یہ بات اچھی طرح سمجھ نہیں آتی۔ اور جس کے نہ سمجھنے کی وجہ سے لوگوں کو دھوکہ لگا ہے۔ یہ ہے کہ کبھی رسول کے بھیجنے کی غرض کیا ہوتی ہے۔ اور اس غرض کی تکمیل کے لئے کن اسباب کا پیدا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ کوئی کتاب دنیا میں مصلح نہیں ہو سکتی۔ خالی کتابوں سے پڑھ کر آج تک دنیا میں کوئی شخص عالم نہیں ہو سکتا۔ ہمیشہ استاد کی تشریح اور اس کا نمونہ اور مشاہدہ تکمیل کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اس حکمت کو پورا کرنے کے لئے اصول شریعت تو کتاب کے اندر بیان کر دیتا ہے۔ اور اس کی جزئی باتیں اور جزئی تفسیر غیر متلو وحی کے ذریعہ سے اپنے انبیاء پر کشف کرتا ہے۔ تاکہ لوگ ان کی صحبت میں رہنے کے محتاج رہیں۔ اور ان کی قوت قدسیہ سے فائدہ اٹھا کر دنیا کے حقیقی مصلح بن سکیں۔ جب جزئیات ان کے ذمہ لگائی جاتی ہیں۔ تو انسان کو ان کی مجلس میں بیٹھنا اور رہنا بھی ضروری ہو جاتا ہے۔ یہ علاوہ ازیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ کلام الٰہی کی سمجھ اور اس کا فہم ہر شخص کے لئے یکساں نہیں ہوتا۔ اگر یہی فرض کیا جائے کہ قرآن مجید میں ہی سارے مسئلے ہیں۔ تب بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر اور تشریح جو ہے۔ وہ دوسروں پر مقدم رہیگی زیادہ سے زیادہ کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ جتنی جزئیات رسول اللہ نے بیان کی ہیں۔ وہ قرآن کریم کی ہی کسی آیت سے مستنبط کی ہیں۔ اور اگر اسکو پتہ نہیں لگتا۔ کہ کس آیت سے مستنبط کی ہیں۔ تو یہ کوئی ضروری نہیں کہ ہر شخص قرآن کا ایک سا ہی فہم رکھتا ہو۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فہم تو بالا تھا۔ معمولی تفسیروں میں جو باتیں لکھی ہوئی ہیں۔ اگر کسی معمولی آدمی کے سامنے قرآن رکھ کر اتنی باتیں پوچھی جائیں۔ تو وہ اتنی بھی نہیں بتا سکتا

دوسرا سوال آپ کا یہ ہے۔ کہ کیا

Word of God اور Work of God

مطابق ہوتے ہیں۔ اگر ایسا ہی ہے۔ تو حضرت مسیح ناصری کا بے والد پیدا ہونا عقل سے باہر ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ Work of God اور Word of God یعنی خدا کا کلام اور خدا کا فعل ہمیشہ دونو مطابق ہوتے ہیں۔ لیکن مشکل یہ پیش آگئی ہے کہ بعض لوگ اپنے تجربہ کا نام Work of God رکھتے ہیں۔ وہ یہ خیال کر لیتے ہیں کہ جتنا بھی علم ہمیں حاصل ہے۔ وہ خدا کا فعل ہے۔ اور جو اس سے باہر ہے۔ وہ خدا کے فعل کے خلاف ہے۔ یہ بات کہ کوئی چیز خدا تعالیٰ کے فعل کے خلاف ہے۔ خدا ہی کے بتانے سے معلوم ہو سکتی ہے۔ جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ میں ایسا نہیں کرتا۔ وہ خدا کے فعل کے خلاف ہیں۔ اور جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ وہ چیزیں اللہ تعالیٰ کے فعل کے خلاف ہیں۔ اور یہ کہ وہ اس رنگ میں کام نہیں کرتا۔ وہ کس طرح خدا کے فعل کے مخالف کہلا سکتی ہیں۔ کیا دنیا میں بیسیوں باتیں ایسی نظر نہیں آتیں۔ کہ جن کے متعلق عام قاعدہ کچھ اور ہوتا ہے۔ اور استثنائی صورتوں میں کسی اور طرح ظہور پذیر ہو جاتا ہے۔ عام طور پر انسان کی پانچ انگلیاں ہوتی ہیں۔ کئی بچے ایسے پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن کی چھ انگلیاں ہوتی ہیں۔ اسی طرح کئی اعضاء انسان کے ایسے ہیں۔ جن کے متعلق استثنائی صورتوں میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ عادات اور اطوار میں بھی ہم لوگوں کے اختلاف کو دیکھتے ہیں۔ پس استثنائی حالتوں کے متعلق جب تک ہمیں خدا تعالیٰ کے کسی قول سے یا کسی اور اصولی طور پر یہ معلوم نہ ہو جائے کہ وہ کبھی بھی صادر نہیں ہو سکتی۔ تب تک ہمیں خدا تعالیٰ کے عمل کا احاطہ کرنا جائز نہیں۔ پس اس میں کوئی شبہ نہیں کہ خدا کا قول اور فعل ہمیشہ مطابق ہوتے ہیں۔ لیکن کوئی ثبوت اس بات کا کہ خدا کا فعل یہ ہے کہ کوئی شخص بغیر باپ کے پیدا نہیں ہو سکتا۔ بے شک عام قاعدہ خدا کا یہی ہے۔ کہ ماں اور باپ کے ملنے سے بچہ پیدا ہوتا ہی

لیکن اس قاعدے سے استثناء کی نفی جو ہے اس کا کوئی ثبوت ہمارے پاس نہیں۔ بلکہ اس کے مقابلہ میں قرآن کریم کی بعض آیات سے استدلال ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام بن باپ کے تھے۔ اور حضرت مسیحؑ کی ہی شرط نہیں تاریخ سے اور کئی آدمیوں کا پتہ لگتا ہے۔ جو بن باپ کے تھے۔ یہ کوئی مسیح علیہ السلام کی خصوصیت نہیں ہے۔ مختلف قوموں میں ایسے لوگ گذرے ہیں۔ ہاں چونکہ عام قاعدہ کی رو سے بچے ماں باپ کے ملنے سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ اور چونکہ ایک ایسی عورت جس کے ہاں بغیر خاوند کے بچہ پیدا ہو جائے۔ ایک اخلاقی الزام کے نیچے آجاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی یہ سنت معلوم ہوتی ہے۔ کہ وہ ہمیشہ ایسے بچوں کی قبل از وقت خوشخبری دیدیتا ہے۔ تا وہ خوشخبری اس عورت کی راستبازی پر گواہ ہو۔ اور وہ کسی اخلاقی الزام کے نیچے نہ آ جائے۔

تیسرا سوال آپ کا یہ ہے کہ کیا حضرت مسیح موعود نے مسیح ناصری کی پیدائش پر بھی اس طرح بحث کی ہے جس طرح کہ وفات پر کی ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت صاحب نے جس طرح یہ تحریر فرمایا ہے کہ حضرت مسیح فوت ہو چکے ہیں۔ اس طرح یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ حضرت مسیحؑ بغیر باپ کے پیدا ہوئے ہیں۔ باقی رہا یہ سوال کہ اتنا زور دیا ہے۔ جتنا کہ وفات پر۔ سو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اس پر اتنا زور دینے کی ضرورت نہیں تھی۔ مسیح کی زندگی کے عقیدے کے ساتھ مسیح موعود کی آمد کا اس اُمت سے انتظار ہی نہیں کیا جا سکتا۔ پس مسیح کی وفات کے اوپر زور دینا اوّل تو آپ کے دعویٰ کے ثبوت کے لئے نہایت ضروری تھا۔ مگر مسیح کی پیدائش کا سوال ایسی کوئی خصوصیت نہیں رکھتا تھا۔ دوسرے مسیح کا آسمان پر چلا جانا یہ اس کی خدائی کی علامت تھی یعنی مسیح کا بن باپ کے پیدا ہونا اس کی خدائی کی علامت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کے لئے یہ شرط نہیں ہے۔ کہ وہ بغیر باپ کے پیدا ہو۔ بلکہ شرط یہ ہے کہ نہ وہ باپ سے پیدا ہو۔ نہ ماں سے۔ اگر کوئی شخص ماں سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ تو وہ حادث ہے۔ اور ایک دوسرے وجود سے نکلا ہے پس ماں سے پیدا ہونا جو ہے۔ وہ اس صورت میں مسیح کی خدائی کا ممد ہو سکتا تھا جبکہ مسیح آسمان پر زندہ چلا جاتا۔ کیونکہ اس صورت میں کہا جا سکتا تھا کہ گو وہ مریم کے پیٹ سے ظاہر ہؤا۔ مگر وہ مریم کے پیٹ سے پیدا نہیں ہؤا۔ اسلئے کہ وہ زندہ آسمان پر چلا گیا۔ اور خدا کے تخت پر بیٹھا۔ جو کہ خدائی کی علامت ہے۔ لیکن اگر وہ زندہ آسمان پر نہیں گیا۔ اور مر گیا۔ اور باقی لوگوں کی طرح زمین میں دفن ہو گیا۔ اور دنیا کے قیام اور دنیا کے وجود میں اس کا شوشہ بھر بھی دخل نہیں۔ تو اس کا بن باپ کے پیدا ہونا اس کو ایک ذرہ بھر بھی خدائی طاقت عطا نہیں کرتا۔ غرض کہ مسیح کی زندگی کو جو خصوصیت ہے۔ اور اس کے جو نتائج ہیں۔ وہ اس کے بن باپ کے پیدا ہونے میں نہیں۔ اس لئے حضرت صاحب نے اس حقیقت کو صرف بیان کر دیا ہے۔ اسی قدر زور نہیں دیا۔ جتنا کہ اس کی وفات پر دیا ہے۔

چوتھے سوال کا جواب سوال اول میں آ چکا ہے۔

پانچواں سوال یہ ہے۔ کہ کیا حضرت مسیح موعود پر ایمان نہ لانے سے ایک مسلمان کافر ہو جاتا ہے۔ اور کیا قرآن کریم میں کھلے الفاظ میں آیا ہے کہ مسیح موعود آئے گا۔ یہ دو سوال الگ الگ ہیں۔ اس لئے میں ان کا الگ الگ ہی جواب دیتا ہوں۔

(۱) آپ کا سوال یہ ہے۔ کہ مسیح موعود پر ایمان نہ لانے سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ مسیح موعود کیا کسی ہستی پر بھی ایمان نہ لانے سے کوئی مسلمان کافر نہیں ہو سکتا۔ جب کوئی شخص مسلمان ہے۔ تو اس کو کوئی چیز کافر نہیں بنا سکتی۔ ہمارا یہ دعویٰ نہیں کہ مرزا صاحب کے نہ ماننے سے لوگ کافر ہو گئے۔ بلکہ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ مرزا صاحب لوگوں کا کفر ظاہر کرنے کے لئے دنیا میں آئے۔ ان دونوں قول کا فرق اس مثال سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ کوئی سنار سونے کو کسوٹی پر رکھے۔ اور اس کو کھوٹا پائے۔ تو ایک نادان یوں بھی کہہ سکتا ہے کہ سونے کو کسوٹی پر لگایا اور وہ کھوٹا ہو گیا۔ لیکن حقیقت یہ ہو گی کہ کسوٹی پر لگانے سے سونا کھوٹا نہیں ہو گیا۔ بلکہ چونکہ وہ کھوٹا تھا اس لئے کسوٹی نے .. .. اس کے کھوٹ کو ظاہر کر دیا۔ خدا تعالےٰ کے انبیاء اور مامور اور نبی اور مرسل اسی وقت دنیا میں آتے ہیں جبکہ لوگوں کے دلوں سے ایمان مٹ جاتے۔ خدا تعالےٰ کی سچی محبت جاتی رہتی ہے۔ جو لوگ ان کے ساتھ مل جاتے ہیں۔ وہ ان سے نور حاصل کر کے ایماندار اور مسلمان بن جاتے ہیں اور جو لوگ ان سے نہیں ملتے۔ ان کا اندرونی کفر جو ہے۔ وہ ظاہر ہو جاتا ہے۔ پس خدا تعالےٰ کے نبی خدا تعالےٰ کی طرف سے بطور سوال کے آتے ہیں۔ سوالوں سے لوگ فیل نہیں ہؤا کرتے بلکہ سوال نالائق لڑکوں کی حقیقت کو ظاہر کر دیا کرتے ہیں۔ پس جب خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی مامور آتا ہے۔ تو وہ لوگ جو کہا کرتے ہیں۔ کہ ہم فلاں نبی کو مانتے ہیں اور فلاں نبی کو مانتے ہیں۔ اس کو نہ مان کر ان کے دعوے کا جھوٹا ہونا ثابت ہو جاتا ہے۔ لیکن جو شخص کسی چیز کو جانتا ہے وہ اسے ہر جگہ پہچان لیتا ہے۔ اور کسی نبی پر ایمان لانے کے یہ معنے ہیں۔ کہ انسان نبی کو پہچانتا ہے۔ اگر بغیر پہچاننے کے کوئی شخص ایمان لاتا ہے۔ تو وہ اس کو نفع نہیں دے سکتا۔ ایمان روحانی معاملہ ہے۔ بغیر سمجھ کے وہ فائدہ نہیں دیتا۔ اگر خالی ایمان فائدہ دے سکتا۔ تو عیسائیوں اور یہودیوں کو کیوں وہ نفع نہ دیوے۔ حالانکہ وہ بھی تو اپنے ماں باپ کی کہی باتوں پر چلے آتے ہیں۔ ایک شخص جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو مانتا ہے

.. ..

.. ..

.. ..

.. ..

لیکن اس وجہ سے مانتا ہے ۔ کہ اسی کے ماں باپ مسلمان تھے ۔ تو اس کا ایمان ایسا ہی ہے ۔ جیسا کہ ایک عیسائی یا ہندو کا اپنے بزرگوں پر ۔ اگر اس ایمان کی وجہ سے یہ شخص نجات پا جائیگا ۔ تو یہ ظلم ہوگا ۔ کیونکہ اس کے معنی یہ ہونگے ۔ کہ خدا نے اس کو مسلمانوں کے گھر پیدا کیا ۔ اور اس کو نجات دیدی ۔ اور ایک ہندو کو ہندوؤں کے گھر پیدا کیا ۔ اور اس کو تباہ کر دیا ۔ پس ورثہ کا ایمان کبھی نفع نہیں دیتا ۔ اور وہی ایمان انسان کو نجات دلا سکتا ہے ۔ جو سمجھنے اور پہچاننے کے بعد پیدا ہوتا ہے ۔ اور وہی شخص نجات پا سکتا ہے ۔ جو مثلاً محمد رسول اللہ صلعم کو پہچان کر مانتا ہے ۔ کہ یہ خدا کے نبی ہیں ۔ جس کے دوسرے معنی یہ ہیں ۔ کہ وہ پہچانتا ہے ۔ کہ خدا کے نبی کون ہوتے ہیں ۔ پس جو شخص ایک نبی کو بھی پہچان کر مانتا ہے ۔ اس کے سامنے اگر دس ہزار نبی بھی لا کر کھڑا کر دو گے ۔ تو وہ پہچان لے گا ۔ کہ یہ بھی نبی ہے ۔ ایک بچہ جس میں زیادہ تمیز نہیں ہوتی ۔ وہ ایک سال آم دیکھ کر پہچان لیتا ہے ۔ کہ یہ آم ہے ۔ اگلے سال پھر اس کے سامنے آم لاؤ ۔ وہ فوراً پہچان جائے گا ۔ کہ یہ آم ہے اب دوبارہ آم کے پہچاننے کے لئے اس کو کوئی دقت نہیں ہوگی ۔ ایک کروڑ آم بھی اس کے سامنے پیش کرتے چلے جاؤ ۔ وہ کہتا جائیگا ۔ کہ یہ آم ہے یہ آم ہے ۔ اگر ایک بچے کے سامنے ایک آم رکھدیا جائے اور وہ یہ کہے ۔ کہ یہ آم نہیں ہے ۔ یہ تربوز ہے ۔ تو یہی ماننا پڑے گا ۔ کہ اس نے پہلے کبھی آم نہیں دیکھا اسی طرح جس شخص کے سامنے ایک نبی آتا ہے ۔ اور ایک مامور آتا ہے ۔ اور وہ اس کی سچائی کو نہیں مانتا اور نہیں پہچانتا ۔ تو ماننا پڑے گا ۔ کہ پہلے اس نے کسی نبی کو مانا اور پہچانا نہیں ۔ جھوٹ ہے ۔ اگر ایک آم کو دیکھ کر دوسرے روز آم کو پہچان لیتا ہے ۔ تو ایک نبی کو دیکھکر دوسرے روز نبی کو نہیں پہچان سکتا ۔ پس نبی کا انکار اس کو کافر نہیں بناتا ۔ بلکہ نبی کے انکار سے پتہ لگ جاتا ہے ۔ کہ اس کے دل میں پہلے بھی ایمان نہ تھا ۔ اس کے دل میں یہ جو خیال تھا کہ میں پہلے نبیوں کو مانتا ہوں ۔ یہ خیال غلط تھا ۔ امتحان نے بتادیا ۔ کہ یہ پہلے نبیوں کو بھی نہیں پہچانتا تھا ۔ صرف ماں باپ سے ایک بات سنی تھی ۔ اور قبول کر لیا تھا ۔

اب آپ کا سوال یہ ہے ۔ کہ کیا قرآن کریم میں مسیح موعود کا ذکر ہے ۔

اس کا جواب یہ ہے ۔ کہ قرآن کریم میں اس کا ذکر موجود ہے ۔ جیسا کہ بائبل میں رسول کریم صلعم کا ذکر موجود ہے ۔ کوئی نبی دنیا میں ایسا نہیں ہے ۔ کہ جس کا شجرہ نسب اور اس کا نام اور اسکی شکل اور اس کا حلیہ کسی کتاب میں بیان کر کے لکھا ہوا ہو ۔ اگر یہ ہو ۔ تو پھر لوگوں کو ایمان کا فائدہ ہی کیا ہو ۔ ہمیشہ اشارے موجود ہوتے ہیں قرآن کریم میں ایسے اشارے بہت موجود ہیں ۔ کہ ایسے رسول آئینگے ۔ اور یہ بھی ہے ۔ کہ مسیح ثانی اس امت میں آئیگا جیسا کہ قرآن کریم میں سورہ جمعہ میں ہے ۔ کہ رسول اللہ صلعم کی ایک دفعہ پھر بعثت ہوگی ۔ اور سورہ صف میں بیان فرماتا ہے ۔ کہ مسیح کا مبشر احمد نامی ایک رسول رسول اللہ صلعم کے بعد دنیا میں آئے گا ۔ اور سورہ اعراف میں بیان فرماتا ہے ۔ کہ اس امت میں رسول آتے رہیں گے ۔ اور سورہ فاتحہ میں دعا سکھاتا ہے ۔ کہ ہم کو رسولوں کا رستہ دکھا ۔ اور سورہ فاتحہ میں اس کا جواب دیتا ہے ۔ کہ تم کو یہ رستہ ملے گا ۔ اور تم میں سے نبی ۔ صدیق ۔ شہید ۔ اور صالحین پیدا ہونگے ۔ پس جس طرح رسول کریم صلعم کا ذکر ان سے پہلے نبیوں کی کتابوں میں ذکر تھا ۔ اسی طرح مسیح موعود کا ذکر بھی موجود ہے ۔ مگر سورج اسی کو نفع دیتا ہے ۔ جس کی آنکھیں ہوں ۔ اور وہ جس کی آنکھیں نہیں ۔ خواہ نصف النہار کو بھی سورج نہ آگیا ہو ۔ اس کو کچھ نظر نہیں آتا ۔

جدید تالیفات

سیرت المہدی

حضرت والا مرتبت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم ۔ اے نے اس کتاب کی تصنیف سے جماعت احمدیہ بلکہ تمام طالب حق دنیا پر ایک عظیم الشان احسان فرمایا ہے ۔ گو حضرت مہدی و مسیح محمدی علیہ السلام کی سوانح حیات پر اب تک مختلف پیرایوں میں چند کتابیں شائع ہوئی ہیں ۔ لیکن کتاب سیرت المہدی اپنی شان میں ایک نرالی کتاب ہے ۔ اس کتاب میں نہایت کوشش کیساتھ حالات جمع کئے گئے ہیں ۔ بہت سے ایسے عجیب وغریب واقعات اس کتاب میں ملتے ہیں ۔ جو کہ پہلے کسی کتاب میں شائع نہیں ہوئے ۔ کتب حدیث کی طرز پر روایت بیان کی گئی ہے ۔ ہر روایت کو پڑھنے سے قلب پر ایسی کیفیت طاری ہوتی ہے ۔ کہ گویا کوئی حدیث شریف کی کتاب پڑھی جا رہی ہے ۔ ہر احمدی کے پاس اس کتاب کا ہونا لازم ہے ۔ ۲۰×۲۶ سائز عمدہ سفید کاغذ کے ۲۷۰ صفحوں پر کتاب ختم ہوئی ۔ قیمت بلا جلد عہ ۔

احمدیہ کتاب گھر قادیان سے ملتی ہے ۔

ہندو دہرم کی حقیقت

اخبار نور کے فاضل ایڈیٹر شیخ محمد یوسف صاحب نے فتنہ ارتداد کے شروع ہوتے ہی "آریہ مذہب کی حقیقت" کتاب شائع کی جس کا ریویو پہلے بھی ہو چکا ہے ۔ اسی سلسلہ میں موصوف نے "ہندو دہرم کی حقیقت" شائع کی ہے ۔ جس میں خود ہندو دہرم کی کتابوں سے ہندوؤں کے مذہبی مسائل اور تاریخی حالات پر متانت سے روشنی ڈالی ہے ۔ یہ کتاب موجودہ فتنہ ارتداد میں ایک کاری حربہ ہر اپنے ٹھوس مضامین کے لحاظ سے بہت زبردست کتاب ہے ۔ ہندوؤں اور آریوں سے گفتگو کرنے والے دوستوں کو ضرور منگانی چاہئے ۔ ۱۹۰ صفحات معلومات سے پر ہیں ۔ قیمت عہ منیجر صاحب اخبار نور قادیان سے طلب کی جائے ۔

دس ٹریکٹ

سلسلہ تردید عقائد آریہ سماج میں دس ٹریکٹ مصنفہ مہاشہ فضل حسین صاحب حنیفہ انسداد ارتداد نے شائع کئے ہیں ۔ جن کے نام یہ ہیں ۔ ۱ ۔ وید تین ہیں یا چار ۔ ۲ ۔ ویدوں کی تعداد میں اختلاف ۔ ۳ ۔ ویدک ملہمین میں اختلاف ۔ ۴ ۔ کیا وید الہامی ہیں ۔ ۵ ۔ ابطال ازلیت وید ۔ ۶ ۔ ویدک ایشور مجسم ہے ۔ ۷ ۔ ویدک ایشور کی کم علمی ۔ ۸ ۔ ویدک ایشور کی صفات ۔ ۹ ۔ ویدک توحید کا آئینہ ۔ ۱۰ ۔ ویدک ایشور ۔ مضامین نام سے ظاہر ہیں ۔

وصیت نمبر ۲۱۰۵

میں عبد الرحمٰن ولد میاں محمد حیات محصل صدر انجمن احمدیہ قادیان قوم رتڑ ساکن جہلم مہاجر قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

الف میرے مرنے کے وقت جس قدر جائداد ہو۔ اُس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

ب اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت بمد وصیت کردہ سے منہا کردی جاویگی۔

ج میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی بھی نہیں البتہ میں ۵۰ روپیہ ماہوار تنخواہ کا رسالہ ۲۱ انفنٹری انڈیا بارس میں ملازم ہوں۔ سو میں اپنی آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ کہ ماہ بماہ اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر میں کوئی ایسی جائیداد جو میری ایسی آمدنی سے جس کا دسواں حصہ میں ماہ بماہ داخل کرتا رہوں پیدا کروں۔ تو اس پر انجمن کا کوئی دخل نہ ہوگا۔ والسلام ۱۴ر ستمبر سنہ ۱۹۲۳ء

گواہ شد۔ میر سلیم اللہ احمدی مدرس احمدیہ سکول جہلم۔ بقلم خود

العبد۔ عبد الرحمٰن ولد میاں محمد حیات صاحب جہلمی۔

گواہ شد:۔ محمد حیات والد موصی

گواہ شد:۔ معصومہ بیگم زوجہ موصی ۱۲/۱/۲۳

وصیت نمبر ۲۱۰۹

میں مسماۃ اصغری بیگم زوجہ ڈاکٹر رشید احمد قوم سید ساکن ماچھی واڑہ ضلع لدھیانہ حال مقیم قادیان اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ کے حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

ا۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

ب:۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔

ج۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

مہر [illegible] روپیہ۔ زیور [illegible] روپیہ۔ نقد مال [illegible]

میں اس جائیداد سے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ کہ اگر میں زندگی میں اپنے حصہ وصیت کو ادا نہ کردوں تو اس جائیداد میں سے یا اور منقولہ جائیداد میں سے جو میرے مرنے پر میری ملکیت میں ثابت ہو۔ ۱/۳ حصہ میرے ورثا صدر انجمن احمدیہ قادیان کو حسب ہدایات حضرت مسیح موعود خرچ کرنے کیلئے دیدیں۔

گواہ شد:۔ ڈاکٹر سید رشید احمد سب اسسٹنٹ سرجن۔ ایل۔ ایم۔ ڈی۔ بقلم خود

موصیہ:۔ اصغری بیگم بقلم خود

گواہ شد:۔ ڈاکٹر نور احمد احمدی سب اسسٹنٹ سرجن بقلم خود ۸/۱۱/۲۳

وصیت نمبر ۲۱۱۱

میں امۃ الحیٔ بنت حافظ روشن علی صاحب قوم جاٹ راجپوت سکنہ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

ا۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

ب:۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت بمد وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی

ج۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

طلائی زیور پونے چار تولہ۔ نقری ۲۵½ تولہ

گواہ شد۔ عبد الرحمٰن ولد محمد شاہ خاں بقلم خود۔

موصیہ:۔ امۃ الحیٔ بقلم خود

گواہ شد:۔ خاکسار حشمت اللہ افسر نور ہاسپٹل ۱۱/۱۲/۲۳

وصیت نمبر ۲۱۱۳

میں مسماۃ فاطمہ بی بی بنت مولوی سعد اللہ مرحوم قوم راجپوت سکنہ قادیان محلہ دارالرحمت بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

ا۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

ب:۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاوے گی۔

ج۔ میری موجودہ جائداد اس وقت [illegible] کی ہے۔ جو میرے حق مہر سے از قسم زیور ہے۔ اور یہی میرا حق مہر ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور یہ مذکورۃ الصدر حصہ زیور کا میں ابھی وصیت میں ادا کرتی ہوئی وصیت کرتی ہوں۔

گواہ شد۔ قاضی محمد صالح عفی عنہ، سکنہ قادیان شوہر موصیہ

العبد موصیہ:۔ فاطمہ بی بی بقلم خود ۱۲/۱۱/۲۳

گواہ شد:۔ محمد یامین تاجر کتب قادیان ۱۲/۱۱/۲۳

وصیت نمبر ۲۱۱۲

میں عائشہ بنت امام الدین کشمیری سکنہ سیکھواں ضلع گورداسپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

ا۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

ب۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی

جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاویگی

ج - میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے - مہر صما

زیور مار - برتن وہ جو میرے والدین نے دئے -

فل میزان سمار - گواہ شد امام دین والد موصیہ سکریٹری انجمن احمدیہ

گواہ شد - ولی محمد شوہر موصیہ - العبد - عائشہ بقلم خود -

گواہ شد - محمد اسماعیل بقلم خود ۱۲

موتی کوڑیوں کے مول

آج ہی کارڈ لکھدو

مجھے قرآن پاک کے گورمکھی ترجمہ کیلئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے - اسلئے صرف چند روز کے واسطے حسب ذیل معرکتہ الاراء کتب کاست جس نے آریہ سماج کی جیب بلادی ہے - نصف قیمت یعنی ایک روپیہ کی بجائے ۸ اور محصول ڈاک ۱۲ ار کل ۱۵ ار روپیہ کو ملے گا - ہندو دھرم کی حقیقت - آریہ مذہب کی حقیقت - پروفیسر رام دیو کا جواب - ہندو دھرم وسوراج - تحفہ گائے - وید و قربانی - قرآن مجید اور وید - باوا نانک کا مذہب - ست اوپدیش - سکھ و اذان - اذان کا گورمکھی ترجمہ - گورو کی بانی پر دو مسلمانوں کے احسان سکھوں پر - سکھوں سے مباحثہ - جلد ہی

خدا کی نعمت

۱۹۱۰ء میں خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب نے میری شادی کرائی - بعد ازیں میرے گھر یکے بعد دیگرے دو لڑکیاں پیدا ہوئیں - چونکہ حضرت مولوی صاحب تمام مخلوق کیلئے رحمت تھے - آپ میرے ساتھ مہربانی فرماتے - ۱۹۱۲ء میں میں نے آپ کے پاس رہنا شروع کیا - آپ مجھے پڑھاتے ہوئے مجھ سے فرمایا - میاں تمہارے گھر لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں اور یہ بیماری ہے - یہ نسخہ بنا کر استعمال کرو خدا کے فضل سے لڑکے پیدا ہونے لگیں - یہ عجیب علاج ہے - میں نے خیال کیا - پھر میرے گھر تیسری لڑکی تولد ہوئی - تب میں نے آپکی بتائی ہوئی دوائی استعمال کی - اس دوائی کے استعمال کے بعد میرے تین لڑکے خدا کے فضل سے ہوئے - جن دوستوں کے ہاں یہ بیماری ہو - یہ عجیب دوا استعمال کریں - خدا کے فضل سے نرینہ اولاد ہوگی - قیمت دوائی تین روپیہ -

المشتہر

عبدالرحمن کاغانی - دواخانہ رحمانی قادیان ضلع گورداسپور

عدالت دیوانی باجلاس میاں عبدالمجید خانصاحب

عدالتی بہادر ڈھلوں

ادو یورام رو ڈرام پسران تلسی رام کھتری ساکن ڈھلوں مدعیان	بنام ادہم سنگھ ولد نامعلوم کلال سابق اہلمد نظامت حال ملازم سردار اجن سنگھ صاحب رئیس کپور تھلہ مدعا علیہ

دعویٰ مبلغ للعہ روپیہ بہی حساب

اشتہار طلبی مدعا علیہ

چونکہ مدعا علیہ دیدہ دانستہ حاضری سے گریز کرتا ہے - اس لئے تاریخ پیشی ۱۹ ار پھاگن سمت ۱۹۸۰ مقرر ہو کر اشتہار طلبی مدعا علیہ زیر آرڈر ۵ رول نمبر ۲۰ جاری کیا جاتا ہے - کہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر جواب دہی کرے - ورنہ عدم حاضری کی نسبت کاروائی باضابطہ کی جاوے گی -

۲۹ ر ماگھ سمت ۱۹۸۰ مہر عدالت

نیورا ستھینین

سو دواؤں کی ایک دوا

ہندوستان میں اسکی فوری مقبولیت

تار کے ذریعہ سے چھ درجن بوتل طلب کی گئی ہیں

آپ نیورا ستھینین موتیوں کی نسبت یورپ کے مشہور ڈاکٹروں کی رائے اس اخبار کے کالموں میں پڑھ چکے ہیں - ہم ذیل میں چند ثبوت ہندوستان میں اسکی قبولیت کے متعلق دیتے ہیں -

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں -

مکرمی مینیجر صاحب

دی ویسٹرن ٹریڈنگ کمپنی قادیان ضلع گورداسپور - پنجاب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - میں نے آپ کی جرمن کی نئی ایجاد شدہ دوائی نیورا ستھینین استعمال کی - جس سے میری اعصابی کمزوری کو بہت فائدہ ہوا - انفلوئنزا کے بخار کے بعد میرے جسم میں بعض اوقات تشنج کی سی حالت پیدا ہو جاتی تھی - جو اب بفضلہ تعالیٰ بالکل ہٹ گئی ہے نیز انفلوئنزا کے بعد میرا بندوق کا نشانہ خراب ہو گیا تھا - اور فائر کرتے وقت ایک قسم کی جھجک معلوم ہوتی تھی وہ اس کے استعمال کے بعد بالکل ہٹ گئی - اس کے علاوہ میں نے اپنی قوت حافظہ کیلئے بھی بہت مفید پایا ہے - تین عدد بوتلیں اور ارسال فرمائیں -

ایک انگریزی فرم - آر - سی - یتھوز - مشہور منڈلے صوبہ برما سے بذریعہ تار اطلاع دیتی ہے - کہ مہربانی کر کے چھ درجن بوتلیں نیورا ستھینین موتیوں کی بذریعہ پارسل ڈاک جلد ارسال فرماویں - یہ فرم ایک ہفتہ ہوا - دو درجن بوتلیں لے چکی ہے - اس کے علاوہ اور بہت سے ثبوت نیورا ستھینین موتیوں کی قبولیت کے مل رہے ہیں - جو وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہیں گے -

نیورا ستھینین کن بیماریوں میں مفید ہے

تمام قسم کی اعصابی کمزوریوں میں - خون کی کمی - دماغ کی کمزوری - حافظہ کا ضعف - مخصوص طاقتوں کا نقص - پرانی کمر درد - بیخوابی - مایوسی - غمگینی - سستی - کام کرنے سے تھکان ہو جانا - کام کو جی نہ چاہنا - عورتوں کے دودھ کی خرابی - بچے جو کمزور اور بیمار رہتے ہیں - ذیابیطس - سل کے ابتدائی درجے - جسم کی لاغری - قوت فیصلہ کی کمی - دل کی دھڑکن - اختناق الرحم - جن لوگوں کو زیادہ کام کرنا پڑتا ہے ان کو یہ دوا ضرور استعمال کرنی چاہئے - دودھ پلانے والی ماں اگر اس کو استعمال کرے - تو بچہ ذکی اور عقلمند ہوگا - کمزور بچوں کی ہڈیوں کی مضبوطی اور عقل کی تیزی کے لئے ضرور استعمال کرانی چاہئیے - ہر قسم کی اعصابی بیماری قبل از وقت بڑھاپے کے آثار محسوس کرنے والے لوگوں کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے طبیعت میں بشاشت پیدا کرتی ہے - دائمی نزلہ کو مفید ہے - قیمت صرف ایک بوتل للعہ تین بوتل ۸ ایک درجن للعہ

ملنے کا پتہ

دی ویسٹرن ٹریڈنگ کمپنی قادیان - ضلع گورداسپور - پنجاب

مختصر خبریں

کانگریس کمیٹی پنجاب کی مجلس عاملہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ بیمار اور زخمی اکالیوں کیلئے ایجی ٹیشن کو ر بناجائی جائے۔

آل انڈیا کھدر بورڈ پنجاب میں دورہ کرنیکے لیئے ایک ڈیپوٹیشن بھیج رہا ہے۔ جو پنجاب میں دورہ کریگا۔ اور اس صوبہ میں کھدر کو ایک نظام میں لانے میں مدد دے گا۔

چارصد امریکن سیاحوں کا ایک گروہ چین اور جاپان کی سیاحت کر کے کلکتہ پہنچا ہے۔

دو سال قبل چورا چوری میں بلوائیوں نے جن سپاہیوں کو زندہ جلا دیا تھا۔ ان کی یادگار میں ایک ستون قایم کیا گیا ہے۔

بمبئی میں کارخانوں کے مزدوروں کی ہڑتال جاری ہے۔ کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ بیکاروں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ اس بارے میں بہت جلد گورنر کے پاس ایک وفد جائیگا۔

ہندو سبھا لاہور نے مقامی میونسپل انتخاب کو بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ بعض امیدواران نے برادری کے فارم پر دستخط کر دیئے۔

حکومت پنجاب کا اعلان مظہر ہے کہ جمہوریہ ارجنٹائن نے اپنے ملک میں تمام اجنبیوں کے داخلہ کی ممانعت کر دی ہے۔

۱۲ر فروری کی صبح کو ایک اطالوی جہاز میں زبردست آتشزدگی کا حادثہ پیش آیا۔ یہ جہاز الگزینڈرا کی گودیوں (بمبئی) میں تھا۔ اس میں روئی اور دھات کا سامان تھا۔ نقصان اندازاً دو لاکھ کا ہوگا۔

سر آشوتوش مکرجی نے کلکتہ یونیورسٹی کو اپنی مرحوم بیٹی کی یادگار میں چالیس ہزار روپیہ دیا۔

بھائی پھیرو میں گرفتار شدہ اکالیوں کی تعداد ۲۰ تک پہنچ گئی ہے۔

از راہ حالی کو اکالیوں کا ایک جتھہ ملتان سے جیتو میں اکھنڈ پاٹھ رکھنے کے لئے روانہ ہوا ایلنان کے خالصہ بھائیوں نے اس جتھے کا شاندار جلوس نکالا اور جتھہ شبد کیرتن کرتا ہوا اسٹیشن پر پہنچا۔ جہاں سے جیتو کو روانہ ہوگیا۔

لنڈن ۱۲ر فروری بیان کیا جاتا ہے۔ حاملان سویٹ نے افغانستان کے ساتھ ایک معاہدہ پر دستخط کئے ہیں۔ جس میں خاص امور یہ ہیں۔ کہ ہر دو ممالک میں سیاحت مال کی آمد و رفت قانونی امور اور سرحدی تنازعات کے تصفیہ اور محصولات کسٹم وغیرہ کے سوالات کے متعلق آسانیاں بہم پہنچائی گئی ہیں۔ نیز ہر دو ممالک میں سفرا کا تعین اور تجارتی ایجنسیاں قایم کی جائیں گی۔ اس عہد نامہ پر تاریخ تصدیق سے ڈیرہ سال بعد تک عمل ہوگا۔

بمبئی۔ ۱۳ر فروری۔ منگلوار کے دن ترکی وفد نے ہز ایکسیلنسی گورنر بمبئی سے ملاقات کی۔ گورنر نے ان کے بنی نوع انسان کی امداد کرنے کے مقصد کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا۔

ولٹی ورڈن۔ ۱۱ر فروری۔ جزیرہ جاوا میں اتوار کے روز سہ پہر کو یکاوا سے بیس میل کی دوری پر اہل مذہبی دیوانوں اور پولیس میں ایک خاص جنگ ہوگئی۔ دیسی باشندوں کے پاس تلوار اور چھرے تھے۔ انہوں نے کہا۔ کہ وہ ماؤنٹ گیڈی میں اپنی آزاد حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ دیسی پولیس افسر نے جو ڈچ افسران کی ماتحتی میں کام کر رہا تھا۔ انہیں بہت سمجھایا۔ اور ان سے ہتھیار لینے چاہے لیکن دیوانوں نے آسانی سے ہتھیار نہ دیئے۔ آخر جنگ و جدل کی نوبت آئی۔ ایک ڈچ پولیس افسر ایک دیسی سپاہی مارا گیا۔ ۲۷ دیوانے اس جنگ سے قتل ہوئے۔ اور درجنوں زخمی ہوئے۔

یہجر کلیرنس اس وقت دنیا کا سب سے چھوٹا انسان ہے۔ اسکی قد صرف اٹھارہ انچ ہے اور وزن سات سیر سات چھٹانک۔

وانتادراہ (الکوٹ آسٹریا) سے خبر آئی ہے۔ کہ ایک نابینا شخص کے حلقہ آنکھ میں ایک دوسرے شخص کی آنکھ رکھ دی گئی۔ اور اس سے نابینا شخص کو بصارت از سر نو عود کر آئی۔

بوڈاپیسٹ یونیورسٹی کے پروفیسر کولین ڈ بلسنر یکی نے ایک ایسا عرق تیار کیا ہے۔ جس کے جسم داخل کر دینے سے لاش اپنی اصلی حالت پر قایم رہتی اور بقول پروفیسر موصوف کے سینکڑوں ہزاروں برس تک اسی طرح محفوظ رہ سکتی ہے۔

جرمنی کا رواں قرضہ جو خزانہ کے وثیقہ جات کی صورت میں ہے۔ اس کی مقدار ۱۰ جون کو ......۱۱۸۴۳۰ مارک تک پہنچ گئی ہے۔

جمہوریہ امریکہ کے محققین کی کمیشن نے اندازہ لگایا ہے۔ کہ گذشتہ زلزلہ سے جاپان کا ۸۱ کروڑ ۵۰ لاکھ پونڈ کا مالی نقصان ہوا۔ یہ اس کی آمدنی کا تقریباً ۵ فی صدی ہے۔

ہندوستان میں ہر سال ۴۲ کروڑ ۱۸ لاکھ پونڈ چاول۔ ۶۶ کروڑ بوشل گندم اور ۵ کروڑ ۴۰ لاکھ ٹن گڑ پیدا ہوتا ہے۔

سن کی کاشت میں ہندوستان کو دنیا پر تفوق حاصل ہے۔ ہر سال ۹۲۸۴ مربع میل میں اسکی کاشت ہوتی ہے۔ جس کی قیمت ۳۴ کروڑ ۵۶ لاکھ روپیہ سے زائد ہوتی ہے۔

ہندوستان ۲ کروڑ ۸ لاکھ ۶۵ ہزار روپیہ کی سالانہ ردی اور ۲ کروڑ ۱۵ لاکھ روپیہ سالانہ کا سوتی کپڑا ممالک غیر کو ہندوستان سے جاتا ہے۔

انگلستان میں آج کل بیکاری کی گرم بازاری ہے۔ اور اس میں ہر ہفتہ اضافہ ہو رہا ہے۔ ۷ ستمبر کو ۲۲۴۰۰۰ عورتیں اور ۴۱۰۰۰ لڑکیاں ایسی تھیں جنہیں حکومت کی طرف سے قوت لایموت میسر ہوتی تھی۔

کلکتہ ۹ر فروری۔ اٹاوہ کے قریب ایک گاڑی پٹڑی سے اتر گئی۔ جس سے پنجاب ڈاک میل اور دہلی ایکسپرس پانچ اور سات گھنٹے دیر کے بعد ہوڑہ پہنچی۔

تصحیح ۱۸ر جنوری ۱۹۲۲ء کے کالم ۳ میں بسلسلہ خطبہ جمعہ تین جنازوں کے ذکر میں یہ تصحیح کر لی جائے۔ کہ فوت شدہ بھائی کا نام محمد ہے۔ ان کا دوسرا بڑا بھائی احمد زندہ

باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلیشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا)